101771 ـ اگر خاوند زنا كى تہمت لگائے تو كيا بيوى لعان كر سكتى ہيں ؟

سوال

ميں يہ معلوم كرنا چاہتى ہوں كہ جو عورت اپنے خاوند پر زنا كى تہمت لگائے تو كيا وہ اپنے خاوند كے ساتھ لعان كر سكتى ہے جيسا كہ سورۃ النور ميں بيان ہوا ہے ؟

يا كہ يہ صرف خاوند پر جارى ہو گا جو اپنى بيوى پر تہمت لگاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

لعان دو وجہ كى بنا پر مشروع ہے:

پہلى وجہ:

جب خاوند اپنى بيوى پر زنا كى تہمت لگائے، اور اس كے پاس چار گواہ نہ ہوں، تو خاوند كو حد قذف سے بچنے كے ليے لعان كرنے كا حق حاصل ہے.

دوسرى وجہ:

وہ اپنے سے بچے كى نفى كرنا چاہتا ہو.

اس ميں اصل دليل اللہ سبحانہ و تعالى كا يہ فرمان ہے:

جو لوگ اپنى بيويوں پر بدكارى كى تہمت لگائيں اور ان كے پاس اپنے علاوہ اس كا كوئى اور گواہ نہ ہو تو ايسے لوگوں ميں سے ہر ايك كا ثبوت يہ ہے كہ چار مرتبہ اللہ كى قسم كھا كر كہيں كہ وہ سچوں ميں سے ہيں .

اور پانچويں مرتبہ كہے كہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ تعالى كى لعنت ہو .

اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سكتى ہے كہ وہ چار مرتبہ اللہ كى قسم كھا كر كہے يقينا اس كا خاوند جھوٹ بولنے والوں ميں سے ہے.

اور پانچویں دفعہ کہے کہ یقینا اس پر اللہ تعالی کا غضب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہو النور (6 ـ 9).

ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" اس آیت کریمہ میں خاوند کے لیے نکلنے کی راہ بیان کی گئی ہے کہ جب ان میں سے کوئی اپنی بیوی پر بدکاری کی تہمت لگائے، اور اس کے لیے اسے ثابت کرنا اور گواہ پیش کرنے مشکل ہوں تو پھر وہ بیوی کے ساتھ لعان کر سکتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے حکم دیا ہے.

وہ اس طرح کہ وہ بیوی کو قاضی اور حکمران کے سامنے لا کر اس کے ساتھ اس تہمت پر لعان کرے، تو قاضی اور حاکم چار گواہوں کے مقابلہ میں اسے چار بار اللہ کی قسم اٹھوائے کہ وہ سچ بول رہا ہے، یعنی اس نے جو اس پر زنا کی تہمت لگائی ہے وہ اس میں سچا ہے، اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو.

جب یہ کہہ چکے تو اس لعان کی بنا پر شافعی حضرات اور علماء کی ایك جماعت کے ہاں عورت اس کے نکاح سے نکل جائیگی اور اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائیگی، اور خاوند اسے اس کا مہر ادا کریگا، اور اس عورت پر زنا کی حد واجب ہو گی.

اور اس سے یہ حد اس وقت تك ختم نہیں ہو سکتی جب تك وہ بھی لعان نہ کر لے، اگر وہ بھی پانچ قسمیں اٹھائے، چار بار کہے کہ اللہ کی قسم وہ جھوٹا ہے، اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ (خاوند) سچا ہو تو اس (مجھ) پر اللہ کا غضب ہو " انتہی.

اور رہا بیوی کا مسئلہ کہ جب وہ اپنے خاوند پر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہ پیش نہ کرے تو اسے حد قذف لگائی جائیگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ، اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں النور (4).

اور یہ آیت تہمت میں مرد اور عورت سب کو شامل ہے.

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے آیت میں عورتوں کا ذکر کیا ہے اس لیے کہ وہ اہم ہیں، اور عورتوں پر فحاشی کی تہمت زیادہ شنیع اور نفس کے لیے بہت زیادہ ناپسند ہے، اور مردوں پر زنا کی تہمت بالمعنی اس آیت میں داخل ہے، اور امت کا اس پر اجماع ہے " انتہی.

اور الماوردی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر بیوی اپنے خاوند پر زنا کی تہمت لگائے تو عورت کو حد لگائی جائیگی، اور وہ لعان نہیں کر سکتی " انتہی.

دیکھیں: الاحکام السلطانیة (287).

اور اگر بیوی اپنے خاوند کے زنا کرنے کا علم رکھتی ہو اور اس کے پاس کوئی دلیل اور گواہی یعنی چار گواہ نہ ہوں، تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو وعظ و نصحیت کرے اور اسے سمجھائے، اور اللہ کا خوف دلائے، اور اگر پھر بھی خاوند اپنی گمراہی میں پڑا رہے تو عورت اس سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے، یا اس سے خلع لے لے، کیونکہ ایسے خاوند کے ساتھ رہنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور اس لیے بھی کہ اس سے مجامعت کرنے میں نقصان اور ضرر ہو سکتا ہے.

واللہ اعلم .